نوحہ

سکینہؑ ظلم کی قیدی ہے اب تک
ستم تنہائی کے سہتی ہے اب تک

طمانچہ شمر نے مارا ہے اُس کو
پکڑ کر بال دھمکایا ہے اُس کو
چچا کی یاد میں روتی ہے اب تک

بہت خائف ہے اور سہمی ہوئی ہے
سراپا درد میں ڈوبی ہوئی ہے
لہو بہتا ہے اور زخمی ہے اب تک

ڈراتی ہے اندھیروں کی سیاہی
ملے گی کب بھلا اُس کو رہائی
کہاں بابا گئے کہتی ہے اب تک

سرِ مرقد بھی ہاتھوں میں رسن ہے
جلا کرتا ہی تو اُس کا کفن ہے
وہ اوڑھے خاک کو سوتی ہے اب تک

یہی ہے آرزو مدت سے اُس کو 256
جگائے تو کوئی غفلت سے اُس کو
اُداسی قبر میں پھیلی ہے اب تک

ابھی موجود ہے وہ قید خانہ
مقید ہے جہاں بی بی سکینہؑ
فضا اُس کی کہاں بدلی ہے اب تک

رہائی پا کے بانوؑ نے کہا تھا
میری بچی کا پُرساں کون ہوگا
اکیلی وہ یہیں رہتی ہے اب تک

صدائیں نوحۂ غازیؑ کی سُن کے
صدائیں گریہ و زاری کی سُن کے
کوئی تربت لرز جاتی ہے اب تک